کی ضرورت قرار دے رہے ہیں۔ حزن و یاس کی اس زہریلی فضاء میں اور غلامی پر محیط اس سیاہ رات میں کس سے مدد اور تعاون کی امید کی جائے؟ اور کس کے سامنے آہ و فریاد کی جائے؟ ہماری آنکھوں کے سامنے ایک ایک اسلامی ادارے' اسلامی روایات اور افراد کو مٹایا جا رہا ہے' لیکن کوئی سنجیدہ بولنے والا نہیں' احتجاج والا نہیں اور کرگزرنے والا نہیں۔ کچھ سیاسی مداریوں نے اس سانحہ کے موقع پر بھی اپنے کرتب دکھائے لیکن دیکھنے والوں نے ان بونوں کی ان بھونڈی حرکات کو کوئی اہمیت نہیں دی اور دینی بھی نہیں چاہیے تھی کہ اب قوم ان دغا بازوں سے اکتا گئی ہے۔ آخر میں جلے دل اور ویراں خیالات کی بناء پر یہی لکھا جا سکتا ہے کہ ناامیدی کے خار پاکستان کے کشتِ ویراں کے دَر و دیوار پر قابض ہو گئے ہیں۔ زرخیزی' حیات نو' نشاۃ ثانیہ اور خودداری و حمیت کے پھول اس دھرتی پر اب شاید تادیر نہ کھلیں۔ کیونکہ ساقی اور باغ کے مالی بھی شر رو برق سے مل گئے ہیں۔

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں　　کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

سانحہ درگئی افسوسناک حادثہ

حکمرانوں نے جو آگ اپنے ہاتھوں سے ملک و ملت کے در و دیوار کو لگائی ہے خود اس کا اپنا دامن بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے جو ایک فطری چیز ہے۔ مجاہدین کے خلاف جاری جنگ میں حکمران آخری حد تک جا چکے ہیں اور حکمران خود اس وقت سب سے بڑے انتہا پسند بن گئے ہیں' انہی کی ظالمانہ اور انتہا پسندانہ پالیسیوں کے نتیجے میں ملک بھر میں ایک عجیب صورتحال پیدا ہو گئی ہے اور اس میں اضافہ باجوڑ پر ظالمانہ حملہ کے بعد مزید ہو گیا ہے۔ اسی کا ردعمل درگئی میں فوجی چھاؤنی میں مشغول بے گناہ زیر تربیت کئی درجن فوجی جوان بنے اور ایک خودکش بمبار نے آنِ واحدہ میں کئی لوگوں کو موقع پر شہید کر دیا اور درجنوں کو زخمی۔ یہ معصوم اور بے گناہ فوجی بھی مسلمان پاکستانی اور انتہائی غریب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور ابھی بالکل ابتدائی ٹریننگ کے مراحل سے گزر رہے تھے۔ ان کا خون ناحق بھی ظلم عظیم ہے۔ اس ظالمانہ اقدام کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی سزا کسی طور پر بھی ان جیسے بے گناہ لوگوں کو دینا قطعی حرام ہے۔ شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں' جیسا کہ حکمرانوں کا باجوڑ پر حملہ حرام تھا اسی طرح درگئی میں بھی یہی اقدام مکمل طور پر ناجائز اور حرام ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت فوری طور پر اپنے ظالمانہ اقدامات سے کنارہ کش ہو جائے تاکہ یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے ورنہ خودکش دھماکوں کا یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ خدانخواستہ مزید نہ پھیل جائے' ورنہ ہمارا حشر بھی عراق جیسا ہو سکتا ہے۔ دونوں متحارب قوتوں کو ہوش و خرد کے ناخن لینے چاہئیں۔